الہامی کُتُب

الہامی کتابوں پر ایمان لانے کی ضرورت واہمیت

اللہ تعالیٰ نے جس طرح انسانوں کی طبیعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زمینی اور فلکیاتی کائنات کو پیدا فرمایا ہے، اسی طرح ان کی روحانی حاجات کو پورا کرنے کے لیے اور ان کی ہدایت اور رہبری کے لیے وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے اور ان کے ساتھ ہدایت کی کتابیں بھی نازل فرمانا شروع کیں۔ اس کی ابتداء حضرت آدمؑ اور ان کے صحیفوں سے ہوئی اور اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ اور ان کی کتاب قرآن مجید پر ہوا۔

یہ انسان کی فطری مانگ رہی ہے کہ وہ اپنی رہبری کے لیے استاد اور کتاب دونوں چیزیں چاہتا ہے۔ جس طرح سوائے استاد کے کتاب سے مکمل رہبری حاصل نہیں ہو پاتی اسی طرح سوائے کتاب کے استاد کی رہبری بھی نامکمل ہوتی ہے۔ استاد کے چلے جانے کے بعد اس کی تعلیم کے نقوش دھندلے ہو جاتے ہیں اور وقت گزرنے سے شاگردوں کے پاس سوائے افسانوں کے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ حواس باختہ رہتے ہیں۔ استاد اگر رہبر ہوتا ہے تو کتاب روشنی ہوتی ہے، جس طرح اندھیری رات میں اَن دیکھی منزل کی طرف سفر کرنے والے شخص کے لیے رہبر کے ساتھ روشنی کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ ایک تو رہبر سیدھا راستہ لے کر منزل تک پہنچائے اور دوسرا یہ کہ اس کے پیچھے چلنے والا روشنی کے ذریعے کھڈوں اور گڑھوں میں ٹھوکر کھانے سے بچ سکے۔ اسی طرح روحانی منزل طے کرنے کے لیے بھی ایک رہبر اور کتاب کی صورت میں روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس فطری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہدایت نامے بھیجے جو اپنے اپنے وقت میں انسانی رہبری کے سرچشمے رہے۔ لہذا جہاں انبیاء کرامؑ پر ایمان لانا لازمی قرار دیا گیا ہے وہاں ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لانا بھی فرض قرار دیا گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہر نبی کی امت کو جہاں اپنے نبی اور اس کی لائی ہوئی کتاب پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا وہاں انہیں اس نبی سے پہلے آنے والے تمام انبیاءؑ اور ان کی کتابوں پر ایمان لانے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

حضورؐ کے توسط سے اس امت کو یہ ہدایت دی گئی:

قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ[1]

"کہو کہ ہم خدا پر ایمان لآئے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لآئے، ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے (کہ کسی پر ایمان لے آئیں اور کسی کا انکار کریں) اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔"

تمام انبیاء اور تمام کتابوں پر ایمان لانے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اور سب کتابیں خدا ہی کے ہدایت نامے تھے اور تمام نبیوں اور تمام کتابوں کی بنیادی اور اصولی تعلیم یکساں تھی یعنی توحید، رسالت، آخرت اور جزاوسزا کا تصور سب کے پاس ایک ہی تھا۔ بس صرف فروعی مسائل یا عبادت کے طور طریقوں یا گناہوں کی سزاؤں میں وقت اور حالات کے مطابق کچھ تبدیلیاں لائی گئیں جن کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ اس لیے ساری کتابوں کی سچائی اور ان پر ایمان لانا لازمی قرار دیا گیا اور نہ ماننے والوں کو عذاب کی دھمکی دی گئی۔

---

[1] آل عمران:84

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِٱلْكِتَـٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهِۦ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ ٱلْأَغْلَـٰلُ فِىٓ أَعْنَـٰقِهِمْ وَٱلسَّلَـٰسِلُ يُسْحَبُونَ فِى ٱلْحَمِيمِ ثُمَّ فِى ٱلنَّارِ يُسْجَرُونَ[2]

"جن لوگوں نے کتاب (خدا) کو اور جو کچھ ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اس کو جھٹلایا۔ وہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے جائیں گے کھولتے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے"

متقی مؤمنین کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِٱلْـَٔاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ، أُو۟لَـٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ[3]

"اور جو لوگ اس کتاب پر جو تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں"

اس سے ظاہر ہے کہ ہدایت اور کامیابی کا راستہ صرف اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب قرآن مجید سمیت تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا جائے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور مؤمنین کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ[4]

"رسول اللہ ﷺ اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے پیغمبروں کے درمیان کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (خدا سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا۔ اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے"

مشہور الہامی کتب

مشہور الہامی کتابیں چار ہیں۔ جن کے نام قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ مذکور ہیں:

1۔ **تورات:** جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

2۔ **زبور:** جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔

3۔ **انجیل:** جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

4۔ **قرآن مجید:** جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔

ان کتابوں کے علاوہ اجمالی طور پر کچھ اور کتابوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسے ابراہیمؑ کے صحیفے اور حضرت موسیٰؑ کے صحیفے (موسیٰ کے صحیفوں سے مراد تورات ہے)

---

[2] المؤمن: 70-72

[3] البقرہ: 4-5

[4] البقرہ: 285

ارشاد باری تعالیٰ ہے:إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَىٰ[5]" یہ بات پہلے صحیفوں میں (لکھی ہوئی) ہے، یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں"

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ[6] " ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا۔ اور اُن پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں"

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جتنے بھی پیغمبر تشریف لآئے وہ اپنے ساتھ کتاب لے کر آئے اور اللہ تعالیٰ نے ہر امت کی طرف کوئی نہ کوئی رسول بھیجا ہے۔

وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ[7].

"اور کوئی اُمت ایسی نہیں گزری جس کے پاس خبردار کرنے والا گزر نہ چکا ہو"

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ[8]"اور ہر ایک قوم کے لیے رہنما ہوا کرتا ہے"

اس سے ظاہر ہے کہ ہر ہادی کے پاس کوئی نہ کوئی کتاب ہوگی۔ لیکن چونکہ صراحت کے ساتھ نہ تو ان کتابوں کے نام مذکور ہیں اور نہ تعداد، اس لیے صراحت سے جن کتابوں کے نام مذکور ہیں ان پر صراحت کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے اور جن کا اجمالی طور پر ذکر کیا گیا ہے ان پر اجمالی طور پر ایمان لانا ضروری ہے.

قرآن مجید تمام کتابوں کی تعلیم کا جامع:

بنیادی اور اصولی طور پر تمام الہامی کتب ہدایت اور نور کے مینار تھیں۔ ان سب میں جو تعلیم جدا جدا تھی قرآن مجید اس پوری تعلیم کی جامع کتاب ہے اور ان کی تعلیم کو سچا کہنے اور ان کی تصدیق کرنے والی کتاب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ[9]

"اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) کی تعلیمات پر مشتمل ہے"

مطلب کہ قرآن مجید ایسی کتاب ہے جو پہلی کتابوں کی سچی تعلیم کی تصدیق کرنے اور ان کی تعلیم کو اپنے اندر امانت کے طور پر رکھنے اور حفاظت کرنے والی ہے۔

اس وقت پیروی کے لائق صرف قرآن مجید ہے:

اگرچہ تمام کتابوں پر ایمان لانا لازمی ہے، لیکن چونکہ پہلی کتابوں میں سے اکثر تو اپنا وجود ہی کھو بیٹھی ہیں اور جو باقی رہتی ہیں وہ بھی کتنی ہی تحریفات یعنی ہیرا پھیریوں کا شکار ہو چکی ہیں۔ ان کی تعلیمات خالص نہیں رہی۔ لوگوں نے ان میں اپنی خواہشات داخل کر دی ہیں۔ اس لیے یہ پیروی کے لائق نہیں رہیں۔ قرآن حکیم نے سابقہ کتب میں تحریفات یا ہیرا پھیریوں کو یوں بیان کیا ہے:يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ[10] "

---

[5] الاعلیٰ:18-19

[6] الحدید:25

[7] فاطر:24

[8] الرعد:7

[9] المائدہ:48

[10] المائدہ:13

یہ لوگ کلمات (کتاب) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی ان کا بھی ایک حصہ فراموش کر بیٹھے"

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ[11]

"اور جو لوگ (اپنے تیئں) کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی اس نصیحت کا جو ان کو کی گئی تھی ایک حصہ فراموش کر دیا"

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا[12]

"توان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں اور پھر کہتے یہ ہیں کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ہے، تاکہ اس کے عوض تھوڑی سے قیمت (یعنی دنیوی منفعت) حاصل کریں"

مذکورہ بالا آیات سے یہ بات واضح ہے کہ پہلی کتابیں اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں رہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں من گھڑت باتیں داخل کر دیں اور خدائی ہدایات کا بڑا حصہ بھلا دیا۔

اس کے علاوہ جس طرح سابقہ انبیاء علیھم السلام کی بعثت کسی خاص قوم اور خاص وقت کے لیے تھی اسی طرح ان کی کتب بھی کسی خاص قوم اور خاص وقت کے لیے تھیں۔ لہٰذا ان کی تعلیم بھی محدود تھی۔ پچھلے نبیوں میں سے کسی نبیؑ نے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اپنی کتاب اور شریعت کے لیے آخری کتاب اور آخری شریعت ہونے کا دعویٰ کیا، بلکہ اپنے بعد آنے والے پیغمبر اور اس کی کتاب کی بشارت اپنی اپنی قوم کو دیتے گئے۔ جیسا کہ تورات اور انجیل کے ذیل کے حوالوں سے واضح ہے:

"(اے موسیٰؑ) میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ جیسا ایک نبی بھیجوں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے کہوں گا وہ، سب کچھ انہیں بتادے گا۔[13]

عیسیٰؑ نے اپنی امت کو ایسی بشارت اس طرح دی:

"لیکن وہ فارقلیط (احمد) پاک روح ہے، جس کو باپ (خدا) میرے نام سے بھیجے گا، وہ ہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور وہ باتیں جو میں نے تم سے کی ہیں تمہیں یاد دلائے گا"[14] "میری ابھی بہت سی باتیں ہیں، جو تمہیں بتاؤں پر ابھی تم انہیں برداشت نہیں کر پاؤ گے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی والی روح آئے گی تو وہ تمہیں سچائی کے سارے راستے بتادے گی۔ اس لیے کہ وہ کوئی بھی بات تمہیں اپنی نہیں بتائے گا بلکہ جو بات (خدا) سے سنے گا وہی تمہیں بتائے گا اور وہ میری عظمت بیان کرے گا"[15]

مذکورہ بالا حوالوں سے واضح ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اپنی اپنی امت کو ایک ایسے پیغمبر کے آنے کی بشارت دے کر گئے جو ان کے بعد آئے گا اور سب کچھ وہ آکر لوگوں کو بتائے گا اور اس کا کلام بہت جامع ہو گا، یہی سبب ہے کہ پہلی کتابوں میں یہ جامعیت نہیں ہے جو کہ ہر دور کی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ اس لیے ان کو محفوظ رکھنا بھی کچھ ضروری نہیں تھا، جبکہ قرآن مجید ان کمزوریوں سے پاک ہے، وہ ان ہی الفاظ میں آج تک

---

[11] ایضاً:14

[12] البقرہ:79

[13] تورات: استثناء، باب:18، آیت:19

[14] انجیل، یوحنا: باب 14، آیت 26

[15] یوحنا باب 16، آیت 8

محفوظ ہے جن الفاظ میں حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔[16]

"بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں"

ایک دوسری آیت میں اس وعدے کو اس طرح دہرایا گیا ہے:

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝١٧ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝١٨ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝١٩[17]

"اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے، جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم (اس کو سنا کرو اور) پھر اسی طرح پڑھا کرو۔ پھر اس (کے معانی) کا بیان بھی ہمارے ذمے ہے"

اس آیت میں قرآن کے الفاظ اور اس کے معنیٰ کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اٹھائی ہے۔ ایک دوسری آیت میں یہ وضاحت بھی کی گئی کہ اس میں کوئی بھی تبدیلی نہیں لا سکتا: وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا-[18]

"اور اپنے پروردگار کی کتاب جو تمہارے پاس بھیجی گئی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور اس کے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ بھی نہیں پاؤ گے"

کسی بھی غلط اور باطل بات کی ملاوٹ اس میں نہیں ہو سکتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝٤١ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝٤٢[19]

"اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے۔ اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ (اور) دانا (اور) خوبیوں والے (خدا) کی اُتاری ہوئی ہے"

اور تو اور جس ہستی پر قرآن نازل ہوا، اسے بھی اس میں تبدیلی لانے کا حق نہیں دیا گیا، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ[20]

"کہہ دو کہ مجھ کو اختیار نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو میری طرف وحی کے ذریعے آتا ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے (سخت) دن کے عذاب سے خوف آتا ہے"

اس کی جامعیت کو اس طرح بیان کیا گیا:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝٨٩[21]

"اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا بیان (مفصل) ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے"

---

[16] الحجر:9

[17] القیامہ:17-19

[18] الکہف:27

[19] حم سجدہ:41-42

[20] یونس:15

[21] النحل:89

اس کی تعلیمات کو جامع، کامل اور ہمہ گیر کہا گیا، اور جس دین کی ابتداء حضرت آدمؑ سے ہوئی تھی اس کی تکمیل قرآن مجید کی صورت میں ہو گئی۔ ارشاد ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا[22] "آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا"

یہ آیت 9 ذی الحج 10 ھجری عرفات کے میدان میں نازل ہوئی اور اس کے بعد احکام سے متعلق کوئی بھی آیت نازل نہیں ہوئی۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان کیا گیا اسی طرح قرآن مجید کے آخری کتاب ہونے کا بھی اعلان کیا گیا، جیسا کہ ذیل کی آیات سے ظاہر ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ۔[23] "اور جو کتاب (اے محمد ﷺ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں"

اس سے ظاہر ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی اس آخری کتاب کے بعد آخرت ہی ہے دوسری کوئی کتاب نہیں ہے کیوں کہ اگر کوئی دوسری کتاب آتی تو یوں کہا جاتا کہ: "اور جو آپ ﷺ کے بعد آنے والی کتاب پر یقین رکھیں گے" لیکن اس قرآن کے بعد آخرت کا ذکر کر کے یہ سمجھایا گیا کہ اس کے بعد قیامت تک کوئی بھی دوسری کتاب نہیں آئے گی۔

اس وقت قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کرنے کے سوا دوسرا کوئی بھی فیصلہ خدا کے ہاں قابلِ قبول نہیں۔ جو لوگ اپنی انفرادی یا اجتماعی زندگی کے فیصلے قرآن کے قانون کے سوا دوسرے کسی قانون کے مطابق کرتے ہیں، قرآن انہیں کافر، ظالم اور فاسق کہتا ہے۔ ارشاد ہے: ومن لم يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ --- فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ----- فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۔[24]

اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔۔۔۔۔ تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں۔۔۔۔۔ تو ایسے ہی لوگ نافرماں ہیں"

اس لیے اس وقت صرف قرآن ہی کی پیروی کی جائے گی۔ ایک روایت میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس وقت بالفرض اگر موسیٰؑ بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی میری پیروی کرتے۔[25]

---

[22] المائدہ: 3

[23] البقرہ: 4

[24] المائدہ: 44۔45۔47

[25] مشکوٰۃ المصابیح، "باب الاعتصام بالکتاب والسنہ" ص نمبر 30